

18 نومبر 1963

ازعدالت عظمیٰ
کمشنر آف انکم ٹیکس، پنجاب
بنام
انڈین وولن ٹیکسٹائل ملز

(اے کے سارکر، ایم ہدایت اللہ اور جے سی شاہ، جسٹرز)

آمدنی ٹیکس - ٹریبونل ضروری شواہد کو نظر انداز کرتا ہے - مقدمے کو بیان کرنے - اختیارات عدالت عالیہ - آمدنی ٹیکس ایکٹ، 1922 (1922 کا 11) دفعہ 15 سی اور 66 (1) (2)۔

جواب دہندہ کی شاخوں میں سے ایک "ایڈی" نے ایک اور ادارے "کیسل" کو قرض پیش کیا تھا۔ مدعا علیہ نے آمدنی ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 15 سی کے تحت دعویٰ کیا، ایڈی میں ایک نئے قائم کردہ ادارے کے طور پر استعمال ہونے والے سرمائے کے 6 فیصد کے سلسلے میں ٹیکس سے چھوٹ اور سرمائے کی گنتی میں شامل کرنے کی کوشش کی تا کہ کیسل میں پیشگی رقم کو استعمال کیا جائے۔ انکم ٹیکس ایپیلیٹ ٹریبونل نے سیشن 15 سی کے مقصد کے لیے لگائے گئے سرمائے کی گنتی میں کیسل کے لیے پیشگی رقم کو شامل کرنے کی ہدایت کی۔ ٹریبونل کے حکم سے پیدا ہونے والے سوال کو ٹریبونل کو بھیجنے کے لیے ایکٹ کی دفعہ 66 (1) کے تحت کمشنر کی درخواست کو مسترد کر دیا گیا اور دفعہ 66 (2) کے تحت ٹریبونل کو کیس بیان کرنے اور اسے ہائی کورٹ کو بھیجنے کی ہدایت دینے کے حکم کے لیے ان کی درخواست کو بھی مسترد کر دیا گیا۔

ریونیو حکام کے سامنے متنازعہ سوال یہ تھا کہ کیا کیسل ٹیکس دہندہ کی شاخ تھی۔ ایپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر کا خیال تھا کہ وہی آٹھ افراد ان دونوں اداروں میں شراکت دار تھے اور دونوں اداروں کا آئین ایک ہی ہونے کی وجہ سے، کیسل کو الگ وجود نہیں سمجھا جا سکتا۔ ٹریبونل نے صرف ایک صورت حال پر انحصار کرتے ہوئے اس نظریے سے اختلاف کیا کہ سال 1951-52 کی تشخیص میں کیسل سے ہونے والی آمدنی کا حساب نہیں لگایا گیا تھا اور اسے مدعا علیہ کی تشخیص میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔

انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت منعقد ہونے والے تمام سوالات کا فیصلہ کرنا ٹریبونل کا کام ہے، حقیقت یہ ہے کہ ہائی کورٹ کو صرف ٹریبونل کے حکم سے پیدا ہونے والے قانون کے سوالات پر ٹریبونل کو مشورہ دینے کا اختیار حاصل ہے۔ اس طرح مشورہ دینے میں ہائی کورٹ کو شواہد کی تعریف کے معاملات پر ٹریبونل کے نتائج کو قبول کرنا چاہیے۔ لیکن ٹریبونل کا ہائی کورٹ کی رائے کے لیے مقدمہ بیان کرنے سے انکار، اس خیال پر کہ حکم سے قانون کا سوال پیدا نہیں ہوتا، حتمی نہیں ہے۔ ہائی کورٹ کو ٹریبونل سے یہ مطالبہ کرنے کا اختیار حاصل ہے کہ اگر اس کے خیال میں ٹریبونل کے حکم سے قانون کا کوئی سوال پیدا ہوتا ہے، اور یہ بھی کہ اگر ٹریبونل نے اپنے نتائج پر پہنچنے

میں قانون کے لحاظ سے خود کو غلط سمت میں پیش کیا ہے۔ عدالت کے لیے یہ کھلا نہیں ہے کہ وہ ٹریبونل کے حقائق کے نتائج کو مسترد کرے، اگر حقیقت کے سوال پر ٹریبونل کے نتائج کی حمایت کرنے کے لیے کچھ ثبوت موجود ہیں، چاہے شواہد کے جائزے پر عدالت کسی مشکل نتیجے پر پہنچ گئی ہو۔ تاہم یہ ظاہر ہونا چاہیے کہ ٹریبونل نے اپنے نتیجے پر پہنچنے سے پہلے تمام ضروری معاملات کا احاطہ کرنے والے شواہد پر غور کیا تھا۔ اگر ٹریبونل کا نتیجہ دیگر ضروری معاملات کو نظر انداز کرنے والے کچھ شواہد پر مبنی ہے تو اسے عدالت میں بھیجنے کے قابل سوال کو جنم نہ دینے والے نتیجے کے طور پر نہیں مانا جاسکتا۔

(ii) ٹریبونل کا نتیجہ دوہری کمزوری سے دوچار ہے۔ اس نے واحد حقیقت کو فرض کیا جس پر اس کے نتیجے کی بنیاد رکھی گئی تھی اور دیگر متعلقہ معاملات کو نظر انداز کیا جس پر اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر نے بھروسہ کیا تھا۔ اس لیے ٹریبونل نے اپنے نتیجے پر پہنچنے میں قانونی طور پر خود کو غلط سمت میں پیش کیا تھا، اور ٹریبونل سے کیس بیان کرنے اور اسے ریفر کرنے کا مطالبہ کرنے سے انکار کرتے ہوئے، ہائی کورٹ غلطی پر تھی۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیا 1963: کی سول اپیل نمبر 96۔

1958 کے انکم ٹیکس کیس نمبر 21 میں پنجاب ہائی کورٹ کے 13 اکتوبر 1960 کے فیصلے سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے کے این راجگو پال شاستری اور آراین سچتے۔

جواب دہندہ کی طرف سے اے وی وشونا تھ شاستری اور این این کیشوانی۔

18 نومبر 1963۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شاہ۔ جے۔ میسر زانڈین ولن ٹیکسٹائل ملز امرتسر جسے اس کے بعد ٹیکس دہندہ کہا جاتا ہے، ہندوستان میں مختلف مقامات پر تھی،

جن میں سے ایک شاخ ایلڈی ویلوئیٹ اور سلک ملز کے نام سے چلائے جانے والا ایک صنعتی ادارہ تھا جسے مختصر طور پر ایلڈی کہا جاتا

تھا۔ ایلڈی نے ایک اور ادارے، باہمے فائن ورسٹڈ مینوفیکچررز کیسل ملز، جسے اس کے بعد کیسل کہا جاتا ہے، کو 3,21,460

روپے پیشگی دیے تھے۔ تشخیص سال 1951 52 میں، ٹیکس دہندہ نے ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 15 سی کے تحت

دعویٰ کیا، ایلڈی میں نئے قائم کردہ انڈر ٹیکنگ کے طور پر استعمال ہونے والے سرمائے کے 6 فیصد کے سلسلے میں ٹیکس سے چھوٹ اور

اس طرح استعمال ہونے والے سرمائے کی گنتی میں شامل کرنے کی کوشش کی۔ انکم ٹیکس آفیسر، اسپیشل سرکل امرتسر اور اپیلیٹ اسسٹنٹ

کمشنر نے اس دعوے کو مسترد کر دیا۔ لیکن انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے تشخیص میں ترمیم کی اور سیکشن 15 سی کے مقصد کے لیے لگائے

گئے سرمائے کی گنتی میں کیسل کے لیے پیشگی رقم کو شامل کرنے کی ہدایت کی۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66 (1) کے تحت ٹریبونل

کو ایک سوال بھیجنے کے لیے پیش کی گئی درخواست جسے کمشنر نے ٹریبونل کے حکم سے اٹھایا تھا، مسترد کر دیا گیا اور دفعہ 66 (2) کے

تحت کمشنر کی درخواست کو بھی مسترد کر دیا گیا جس میں ٹریبونل کو کیس بیان کرنے اور اسے ہائی کورٹ میں بھیجنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ خصوصی

اجازت کے ساتھ کمشنر نے اس عدالت میں اپیل کی ہے۔

ریونیو حکام کے سامنے متنازعہ سوال یہ تھا کہ کیا بمبئی میں کیسل نامی کاروبار ٹیکس دہندہ کی ایک شاخ تھی۔ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے ٹیکس دہندہ کے اس دعوے کو مسترد کر دیا کہ اس میں 3,21,460 روپے کی رقم شامل کی گئی ہے جو انڈر ٹیکنگ ایلڈی میں ملازم ہے کیونکہ ان کے خیال میں ان دونوں اداروں میں 2 (دوانا) کے حصص کے ساتھ وہی آٹھ شراکت دار تھے، اور یہ کہ دونوں اداروں کا آئین ایک جیسا ہونے کی وجہ سے، کیسل کو علیحدہ ادارہ نہیں سمجھا جاسکتا۔ ٹریبونل نے اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے نقطہ نظر سے اختلاف کیا، صرف ایک صورت حال پر انحصار کرتے ہوئے کہا کہ سال 1951-52 کی تشخیص میں کیسل سے آمدنی کا حساب نہیں لگایا گیا تھا اور اسے تشخیص کنندہ کی تشخیص میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ اس نے دوسرے سوالات پر غور نہیں کیا کہ آیا دونوں کاروباروں کا آئین اور ملکیت "ایک جیسی تھی"۔ ہائی کورٹ نے ٹریبونل سے یہ کہتے ہوئے کیس بیان کرنے کا مطالبہ کرنے سے انکار کر دیا کہ ٹریبونل کا نتیجہ ایک حقیقت ہے کیونکہ یہ کیسل کی آمدنی کے سوال میں تشخیص میں انکم ٹیکس افسر کی طرف سے عدم شمولیت سے پیدا ہونے والے نتیجے پر مبنی تھا اور یہ کہ "اپیلٹ ٹریبونل کی طرف سے نتیجے پر پہنچنے میں جس عنصر پر غور کیا گیا، وہ ایک متعلقہ عنصر تھا"۔

دفعہ 66(2) ہائی کورٹ کو دائرہ اختیار فراہم کرتی ہے کہ وہ اپیلٹ ٹریبونل سے کسی معاملے کو بیان کرنے اور اسے بھیجنے کا مطالبہ کرے، اگر اپیلٹ ٹریبونل نے اس بنیاد پر کیس کو بیان کرنے سے انکار کر دیا ہے کہ قانون کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ہے، اور متاثرہ فریق کی طرف سے مقرر کردہ حد کی مدت کے اندر ہائی کورٹ سے رابطہ کیا جا رہا ہے، تو وہ اپیلٹ ٹریبونل کے فیصلے کی درستگی کے بارے میں مطمئن نہیں ہے جو کیس کو بیان کرنے سے انکار کر رہا ہے۔ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت یہ ٹریبونل کا کام ہے کہ وہ حقیقت کے تمام سوالات کا فیصلہ کرے کہ ہائی کورٹ کو صرف ٹریبونل کے حکم سے پیدا ہونے والے قانون کے سوالات پر ٹریبونل کو مشورہ دینے کا اختیار حاصل ہے۔ اس طرح مشورہ دیتے ہوئے ہائی کورٹ کو شواہد کی تعریف کے معاملات پر ٹریبونل کے نتائج کو قبول کرنا چاہیے۔ لیکن ٹریبونل کا ہائی کورٹ کی رائے کے لیے مقدمہ بیان کرنے سے انکار، اس خیال پر کہ حکم سے قانون کا سوال پیدا نہیں ہوتا، حتیٰ کہ نہیں ہے۔ ہائی کورٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر اس کے خیال میں ٹریبونل کے حکم سے قانون کا کوئی سوال پیدا ہوتا ہے تو وہ ٹریبونل سے اس معاملے کو بیان کرنے کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ اس طرح کا سوال ٹریبونل کے نتائج سے پیدا ہو سکتا ہے، اور یہ بھی کہ اگر ٹریبونل نے اپنے نتیجے پر پہنچنے میں قانونی طور پر خود کو غلط سمجھ دی ہے۔ عدالت کے لیے یہ کھلا نہیں ہے کہ وہ ٹریبونل کے حقائق کے نتائج کو مسترد کرے، اگر حقیقت کے سوال پر ٹریبونل کے نتائج کی حمایت کرنے کے لیے کچھ ثبوت موجود ہیں، چاہے شواہد کے جائزے پر عدالت کسی مختلف نتیجے پر پہنچی ہو۔ تاہم یہ ظاہر ہونا چاہیے کہ ٹریبونل نے اپنے نتیجے پر پہنچنے سے پہلے تمام ضروری معاملات کا احاطہ کرنے والے شواہد پر غور کیا تھا۔ اگر ٹریبونل کا نتیجہ دیگر ضروری معاملات کو نظر انداز کرنے والے کچھ شواہد پر مبنی ہے، تو اسے عدالت میں بھیجنے کے قابل سوال کو جنم نہ دینے والے نتیجے کے طور پر نہیں مانا جاسکتا۔

ٹیکس دہندہ کی تشخیص میں کیسل کی آمدنی کو شامل نہ کرنا ایک متعلقہ حالات ہو سکتے ہیں، لیکن اس کے اثر پر دوسرے حالات کی روشنی میں غور کرنا پڑا جن پر اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے بھروسہ کیا تھا۔ مزید برآں، ٹریبونل کی طرف سے اس واحد صورت حال پر انحصار جس پر اس کا فیصلہ قائم کیا گیا تھا، اس مفروضے پر آگے بڑھا تھا کہ پچھلے سال سے لے کر تشخیص کے سال 1951-52 تک، کیسل نے کاروبار کیا تھا اور آمدنی حاصل کی تھی۔ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کی طرف سے بمبئی میں کیسل کا علیحدہ طور پر ایک رجسٹرڈ فرم کی حیثیت

سے جائزہ لینے کے بارے میں کیے گئے مشاہدات بظاہر بعد کے سالوں میں اس کاروبار کے جائزے کا حوالہ دیتے ہیں نہ کہ تشخیص کے سال 1951 52 میں۔ لہذا ٹریبونل کا نتیجہ دوہری کمزوری سے دوچار ہے۔ یہ واحد حقیقت کو ماننا ہے جس پر اس کا نتیجہ مبنی ہے اور دیگر متعلقہ معاملات کو نظر انداز کرتا ہے جن پر اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے اپنے نتیجے کی حمایت میں بھروسہ کیا تھا۔ لہذا ٹریبونل نے اپنے نتیجے پر پہنچنے میں قانون کے لحاظ سے خود کو غلط سمت میں پیش کیا ہے، اور ٹریبونل سے کیس بیان کرنے اور اسے ریفر کرنے کا مطالبہ کرنے سے انکار کرتے ہوئے، ہمارے خیال میں، ہائی کورٹ غلطی پر تھی۔

لہذا اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور کارروائی کو قانون کے مطابق آگے بڑھنے کی ہدایت کے ساتھ ہائی کورٹ میں بھیج دیا جاتا ہے۔ اس اپیل میں لاگت ہائی کورٹ میں لاگت ہوگی۔

اپیل کی اجازت دی گئی اور مقدمہ ریمانڈ کیا گیا۔